

مفتی محمد تقی عثمانی۔ شخصیت و سوانح

Mufti Muhammad Taqi Usmani - Personality and Biography

Dr. Zill-e-Huma

Assistant professor, Lahore college for women university, Lahore

Email: huma_ahsan77@yahoo.com

Dr. Shaista Jabeen

Assistant professor, Govt Graduate College for women, Jhang Sadar, Jhang

Email: shaista.sadhana@gmail.com

Abstract

Mufti Muhammad Taqi Usmani is one of the leading Deoband Hanafi Islamic Scholars living today from Pakistan. He is the son of late Molana Muhammad Shafi, the grand mufti of Pakistan. He is the brother of Islamic scholars Muhammad Rafi Usmani, Muhammad Wali Razi, Muhammad Razi Usmani as well as of Urdu poet Muhammad Zaki Kaifi. He is regarded as an expert in the fields of Hadith, Islamic Jurisprudence (Fiqh), Economics and Tasawwuf. He served as a judge on the Federal Shariat Court of Pakistan from 1980 to 1982 and the Shariat Appellate Bench of the Supreme Court of Pakistan between 1982 and 2002. He is generally known as one of the leading Shariah Scholars active in the field of Islamic finance. For more than a decade he has served as Chairman or Member of Shariah Supervisory boards of a dozen Islamic banks and prestigious financial institutions in various parts of the world. Allah Almighty has blessed him with the writing skill. He has written translations of the Holy Quran in both English and Urdu. He has been writing on various Islamic topics in Arabic, Urdu & English and is author of more than 70 books and numerous articles, published in a number of journals and magazines. In his books, Justice Taqi Usmani has discussed the solutions of individual, collective, social, political and economic problems in the light of Islamic principles. His books are very famous not only in Pakistan but also in India, Malaysia, Bangladesh and many other countries in the world. With this perspective, the present article deals with the introduction of Mufti Muhammad Taqi Usmani.

Keywords: Mufti, Muhammad, Taqi, Usmani, Personality, Biography

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب موجودہ دور کے عظیم محقق، مدبر، مفسر، محدث اور مفکر ہیں۔ علمائے کرام کی صف میں ایک بلند مقام پر فائز اور تمام اکابر علماء کے لئے محبوب شخصیت ہیں۔ پوری ملت اسلامیہ آپ کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مسائل جدیدہ میں آپ کی رائے عالم اسلام میں مستند سمجھی جاتی ہے۔ آپ مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ علیہ کے فرزند ہیں۔

ولادت باسعادت

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ۵ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۳ء بروز شنبہ دیوبند ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ (۱) اسی سیاق میں کتاب تربیتی بیانات کا مقدمہ نگاریوں رقمطراز ہے:

پانچ (۵) شوال المکرم ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء بروز شنبہ متحدہ ہندوستان کے راسخ العقیدہ، علوم نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی وارث، مرکز علم و عرفان خانوادہ عثمانی میں ضلع سہارن پور کے قصبہ دیوبند میں ایک بچے نے جنم لیا، جس کا نام محمد تقی رکھا گیا۔ کسے اندازہ تھا کہ آج کا تقی میاں کل کا شیخ الاسلام ہو گا اور علم و عرفان کے آسمان پر آفتاب بن کر اپنی ضیاء پاش کرنوں سے چہار دانگ عالم کو روشن و منور کرے گا۔ (۲)

سلسلہ نسب

والد کی طرف سے مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا سلسلہ نسب حضرت عثمان اور والدہ کی جانب سے ایوب انصاری سے جاملتا ہے۔ (۳) آپ کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے:

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی بن مفتی محمد شفیع بن مولانا محمد یسین بن خلیفہ تحسین علی بن میاں جی امام علی بن میاں جی حافظ کریم اللہ بن میاں جی خیر اللہ بن میاں جی شکر اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ (۴) آگے چل کر یہ سلسلہ الذہب خلیفہ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ جس کی بناء پر آپ کو عثمانی کہا جاتا ہے۔ (۵)

اسی سیاق میں آپ کے والد مفتی اعظم فرماتے ہیں:

مجھے اپنے خاندان کا کوئی موثق اور باندہ نسب نامہ ہاتھ نہیں آیا، جس سے خاندان کے صحیح اور مستند حالات معلوم ہوتے، مگر شریعت نے ان معاملات میں سند متصل ہونے کی شرط نہیں رکھی، بلکہ بڑے بوڑھوں کی زبان پر عام شہرت کو کافی سمجھا ہے، جس کو فقہاء کی اصطلاح میں تسامع کہا جاتا ہے۔ میں نے اپنے خاندان کے بزرگوں سے بہ تواتر یہ بات سنی ہے کہ ہمارا خاندان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ (۶)

خاندان

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا مولانا محمد یسین صاحب ۱۲۸۲ ہجری میں پیدا ہوئے اور دارالعلوم دیوبند ۱۲۸۳ ہجری میں قائم ہوا۔ اس طرح ان کو دارالعلوم کا قرن اول نصیب ہوا۔ فارسی ادب کی اعلیٰ تعلیم مولانا منہاج علی صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند اور عربی درس نظامی کی تعلیم دارالعلوم دیوبند کے قرن اول کے اکابر علماء مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی، مولانا سید احمد صاحب دہلوی، ملا محمود صاحب دیوبندی اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمہم اللہ سے حاصل کی۔ آپ کو زمانہ طالب علمی ہی سے فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے خاص محبت تھی۔ درس نظامی سے فراغت کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے لگے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے شعبہ فارسی میں صدر مدرس تھے۔ آپ کے درس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ طالب علم کے قلب میں ابتدا ہی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس انبیاء علیہم السلام کی

محبت اور بزرگانِ دین کی عقیدت جاگزیں ہو جاتی تھی۔ تدریس کا یہ سلسلہ چالیس برس سے زیادہ جاری رہا۔ آپ کے ممتاز شاگردوں میں حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحب، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، مولانا محمد الیسین صاحب شیر کوٹی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری قابل ذکر ہیں۔ تدریسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ آپ کی چند نمایاں کتب مفید نامہ جدید، جدید صفوۃ المصادر، مفید اصاغر و اکابر، رسالہ نادر، شرح صفوۃ المصادر اور انشاء فارغ ہیں۔ ۱۳۵۵ ہجری کو آپ نے وفات پائی۔ (۷)

مفتی تقی عثمانی صاحب کی دادی جان سادات میں سے تھیں، غالباً وہ بھی حضرت گنگوہی سے بیعت تھیں۔ بیوہ ہو جانے کے بعد تاحیات اپنے سعادت مند بیٹے مفتی محمد شفیع کے ساتھ رہیں۔ لکھنا پڑھنا نہیں جانتی تھیں، مگر نماز، روزہ اور عبادت کا بڑا اہتمام فرماتی تھیں۔ ضروری کاموں سے فراغت کے بعد ان کا بیشتر وقت ذکر اور نماز میں یا نماز کے انتظار میں گزرتا تھا، سامنے گھڑی رکھی رہتی اور ان کی نظریں بار بار اسی کی طرف اٹھی رہتی تھیں۔۔۔ کثرتِ ذکر کی وجہ سے آخر حیات میں یہ حال ہو گیا تھا کہ باتیں کر رہی ہوں یا خاموش بیٹھی ہوں، ہر سانس کے ساتھ اندر سے خود بخود اللہ اللہ کی آواز آتی رہتی تھی۔ انہوں نے ۱۳۸۱ھ میں وفات پائی۔ (۸)

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے والد مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب کا شمار ایسے علمائے حق میں ہوتا ہے، جنہوں نے پوری زندگی علومِ دینیہ کی خدمت اور امتِ مسلمہ کی اصلاح کے لئے صرف فرمائی۔ مفتی اعظم کی ولادت ۱۳۱۲ ہجری بمطابق ۱۸۹۷ء دیوبند ضلع سہارنپور میں ہوئی۔ آپ نے قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم حافظ محمد عظیم صاحب، فارسی کی مروجہ کتب اپنے والد مولانا الیسین دیوبندی اور حساب و فنونِ ریاضی کی تعلیم اپنے چچا منظور احمد صاحب سے حاصل کی۔ سولہ سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند کے درجہ عربی میں داخل ہوئے۔ ۱۳۳۵ ہجری میں تعلیم سے فراغت پائی۔ علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری، مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی، مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، علامہ شبیر احمد عثمانی، سید میاں اصغر حسین، مولانا اعجاز علی صاحب، مولانا رسول خان صاحب اور مولانا محمد ابراہیم بلیاوی کا شمار آپ کے نمایاں شیوخ میں ہوتا ہے۔ فراغت کے ساتھ ہی موصوف ادارہ ہذا میں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگے۔ ۱۳۶۲ ہجری تک آپ نے دارالعلوم دیوبند میں بحیثیت صدر مفتی بھی خدمات انجام دیں، بعد ازاں دارالعلوم کراچی میں تدریسی شعبے سے منسلک رہے۔ آپ کے چند مشہور تلامذہ مولانا مسیح اللہ خان، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا محمد سرفراز خان، قاری فتح محمد صاحب پانی پتی، انوار الحسن صاحب انور شیر کوٹی، مولانا قاری رعایت اللہ، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا مفتی محی الدین، مولانا امیر الزمان کشمیری، مولانا محمد یوسف اور مولانا عبد الصمد صارم ہیں۔ تفسیر معارف القرآن، احکام القرآن، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، اسلام کا نظام اراضی، مسئلہ سود، احکام حج، ضبط ولادت کی

شرعی حیثیت، شبِ برات، احکام القمار، تصویر کے شرعی احکام، بیمہ زندگی، اسلام کا نظام تقسیم دولت، سیرت خاتم الانبیاء، گناہوں کا کفارہ، ووٹ اور ووٹر کی شرعی حیثیت، تاریخ قربانی، اسلام میں نظام مساجد، وصیت نامہ اور فتح الہند آپ کی چند نمایاں تصانیف ہیں۔ ۱۹۲۰ء میں شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی سے بیعت ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی بیعت کی۔ انہوں نے آپ کی علمی و روحانی صلاحیتوں سے متاثر ہوتے ہوئے آپ کو اپنا خلیفہ اور مجازِ بیعت قرار دے دیا۔ مفتی اعظم نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ مسلم لیگ کی حمایت کی۔ سرحد ریفرنڈم میں کامیابی کا سہرا شہیر احمد عثمانی اور مفتی اعظم کے سر پر ہے۔ قراردادِ مقاصد کی ترتیب و تدوین اور اس کی منظوری میں آپ کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ ۱۹۴۹ء میں شہیر احمد عثمانی کی وفات کے بعد جمعیۃ علمائے اسلام کے مرکزی صدر منتخب ہوئے۔ ۱۳۹۵ ہجری میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ (۹)

مفتی تقی عثمانی صاحب کی والدہ ایک متقی و پرہیزگار خاتون تھیں۔ موصوف اپنی والدہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ کسی کالج، یونیورسٹی یا کسی اور مدرسے کی تعلیم یافتہ نہیں تھیں، لیکن سیرت و کردار کی جو عظمتیں، تعلیم و تربیت کا انداز اور ملک و ملت کے مسائل سے، جو تعلق ان کو حاصل تھا، وہ آج کل اونچی اونچی ڈگریاں رکھنے والی خواتین میں بھی نایاب ہے۔ صبر و وقار، محنت اور جفاکشی، ایثار و خودداری اور ہمت اور بلند حوصلگی ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ حضرت والد ماجد قدس سرہ کی پوری زندگی دین کے لیے جہد و عمل سے عبارت تھی، والدہ ماجدہ (رحمہا اللہ تعالیٰ) نے ہر طرح کے سرد و گرم حالات، تنگی و ترشی اور حضرت والد صاحب رحمہ اللہ علیہ کی گونا گوں مصروفیات میں جس طرح ان کا نہ صرف ساتھ دیا، بلکہ گھریلو مسائل سے ان کے ذہن کو بڑی حد تک فارغ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید ہے کہ ان شاء اللہ اس کے ذریعے والد صاحب قدس سرہ کے تمام اعمالِ حسنہ اور صدقاتِ جاریہ میں ان کا معتد بہ حصہ ضرور ہو گا۔ والدہ ماجدہ (رحمہا اللہ تعالیٰ) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ سے بیعت تھیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں عبادات کا ذوق عطا فرمایا تھا۔ جب تک بیماریوں نے انہیں بستر سے لگا نہیں دیا، اس وقت تک روزانہ تلاوت، مناجاتِ مقبول، اذکار و تسبیحات اور نوافل کا معمول کبھی قضا نہیں ہوا۔ (۱۰)

۱۴۰۱ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ (۱۱)

بہن بھائی

مولانا تقی عثمانی صاحب کے چار بھائی، مولانا محمد ذکی کیفی مرحوم (۱۲)، مولانا محمد رضی عثمانی (۱۳)، مولانا محمد ولی رازی ایم۔ اے (۱۴)، مفتی محمد رفیع عثمانی (۱۵) اور چار بہنیں محترمہ نعیمہ مرحومہ، محترمہ عتیقہ، محترمہ حبیبہ اور محترمہ رقیہ ہیں۔ (۱۶)

اولاد

مفتی تقی عثمانی صاحب ۱۹۶۹ء میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں ڈاکٹر عمران اشرف عثمانی (۱۷)، مفتی حسان اشرف عثمانی (۱۸) اور ایک بیٹی ماریہ عثمانی سے نوازا۔ آپ کی بیٹی ہاؤس وائف ہیں اور داماد عبداللہ نجیب صاحب دارالعلوم کراچی میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ دارالافتاء کے ممبر اور بینک البرکہ کے شرعی ایڈوائزر بھی ہیں۔ (۱۹)

سرِ اُپا

ترتیبی بیانات کے مرتب محمد عدنان مرزا نے مفتی تقی عثمانی صاحب کا سرِ اُپا یوں بیان کیا ہے:

میانہ قد، معتدل جسم، سرخی مائل خوش نما رنگت، تیز مگر شائستہ چال، روشن جبین، آواز میں بادیِ نسیم کی نرمی، کوثر و تنسیم کی روانی، طبعاً متواضع، منکسر المزاج اور ضعیف الجثہ مردِ خدا، جسے بادیِ النظر میں دیکھو تو اپنے گوشہ عزلت میں سب سے الگ تھلگ ایک عام طالب علم معلوم ہو، مگر اس کی نظر جہاں ہیں میں زمانے کی تمام کروٹیں اور لیل و نہار کی تمام گردشیں سمٹ کر رہ گئی ہیں۔ (۲۰)

تمنائے نانوتوی

آپ کو مولانا محمد قاسم نانوتوی کی دعاؤں اور تمنائوں کا شمر و نتیجہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل محمد انور حسین اسی سیاق میں رقمطراز ہیں:

آپ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ بانی دارالعلوم دیوبند کی دعاؤں اور تمنائوں کا مظہر بھی ہیں، کیونکہ انہوں نے آخری عمر میں اس تمنا کا اظہار فرمایا تھا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں انگریزی پڑھوں اور یورپ پہنچ کر ان دانایانِ فرنگ کو بتاؤں کہ حکمت وہ نہیں جسے تم حکمت سمجھ رہے ہو، بلکہ حکمت وہ ہے جو انسانوں کے دل و دماغ کو حکیم بنانے کے لئے حضرت خاتم النبیین ﷺ کے مبارک واسطے سے خدا کی طرف سے دنیا کو عطا کی گئی۔

افسوس کہ حضرت کی عمر نے وفانہ کی اور یہ تمنا تشنہ تکمیل رہی، لیکن اللہ رب العزت اپنے پیاروں کی تمنائوں اور دعاؤں کو رد نہیں فرماتے۔

اللہ تعالیٰ نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تمنا کو دورِ حاضر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کی صورت میں پورا کر دیا کہ آپ کی علمی و عملی کاوشوں کو دنیا بھر کے مشاہیر اہل علم و فن میں سراہا جاتا ہے، خصوصاً اقتصادیات کے شعبہ میں اپنی مثال آپ ہیں کہ قرآن و حدیث، فقہ و تصوف، تدین و تقویٰ کی

جامعیت کے ساتھ ساتھ قدیم اور جدید علوم پر دسترس اور ان کو دورِ حاضر کی زبان پر سمجھانے کی صلاحیت آپ کو منجانب اللہ عطا ہوئی ہے۔ (۲۱)

ماہنامہ محاسن اسلام کے مدیر محمد اسحاق ملتانی (۲۲) اور تربیتی بیانات (۲۳) کے مرتب نے بھی اس تمنا کا ذکر کیا ہے۔

تعلیم و تربیت

۱۳۶۷ھ بمطابق ۱۹۴۸ء کو مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنے والد محترم مفتی اعظم کے ساتھ پاکستان ہجرت کی۔ (۲۴) ابتدائی تعلیم کراچی میں مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ ۱۳۷۰ھ میں آپ کے والد مکرم نے دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اسی دارالعلوم میں درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۳۷۹ھ میں بعمر سترہ سال دورہ حدیث سے فراغت ہوئی اور دورہ حدیث میں اول آئے۔ (۲۵) سولہ سال کی عمر میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پہلی پوزیشن میں پاس کیا۔ پھر دارالعلوم کے شعبہ تخصص فی الافتاء میں داخلہ لے کر باقاعدہ دو سال میں فتویٰ کی تربیت حاصل کی۔ بعد ازاں پنجاب بورڈ سے میٹرک، جامعہ کراچی سے بی۔ اے، سندھ مسلم کالج سے ایل۔ ایل۔ بی اور جامعہ پنجاب سے ایم۔ اے عربی کے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کیے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ (۲۶)

شیوخ و اساتذہ

مولانا تقی عثمانی صاحب کے اساتذہ میں مولانا مفتی محمد شفیع (۲۷)، مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی (۲۸)، شیخ علامہ اکبر علی (۲۹)، شیخ مفتی ولی حسن (۳۰)، شیخ امیر الزمان کشمیری (۳۱)، مولانا فضل محمد صاحب سواتی (۳۲)، مولانا بدیع الزمان صاحب (۳۳)، شیخ حافظ سبحان محمود (۳۴)، نور احمد صاحب (۳۵)، شیخ علامہ رعایۃ اللہ، شیخ سلیم اللہ خان اور شیخ شمس الحق قابل ذکر ہیں۔ (۳۶)

اجازتِ حدیث

آپ نے مختلف ممالک کے شیوخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہو کر کسب فیض کیا اور درج ذیل حضرات کی اجازت سے شرف یاب ہوئے:

۱۔ فضیلۃ الشیخ محمد حسن بن محمد المشاط المکی المالکی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۔ فضیلۃ الشیخ محمد یاسین الفادانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۔ فضیلۃ الشیخ عبدالفتاح ابو غندہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندبلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ
۷۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (۳۷)

سلوک و تصوف

مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنے والد مفتی اعظم مولانا محمد شفیع کے حکم سے حضرت تھانوی کے خاص خلیفہ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب کی بیعت کی اور ان کے فیض سے مستفید ہوئے۔ تربیتی بیانات کے مرتب محمد عدنان مرزا نے آپ کے سلوک و تصوف کے مختلف مراحل اس طرح بیان کیے ہیں:

یوں تو آپ کی روحانی تربیت روز اول سے ہوتی رہی۔ جس کا نتیجہ آپ کے بچپن، لڑکپن اور بے داغ جوانی میں وقت کے اولیاء نے محسوس کیا، تاہم ابھی سلوک و احسان کے اعلیٰ مراتب طے کرنا باقی تھے۔ جس کے لئے صحبت اولیاء ناگزیر ہوتی ہے، چنانچہ آپ نے اولاً حضرت حکیم الامت قدس سرہ کے عظیم المرتبت خلیفہ ڈاکٹر عبدالحی عارفی قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی اور منزل بمنزل مراتب سلوک طے فرماتے رہے، یہاں تک کہ حضرت والا نے آپ کو خلعت خلافت سے نوازا۔ جب حضرت عارفی قدس سرہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے تو آپ نے حضرت تھانوی قدس سرہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ علیہ سے تعلق استر شاد قائم کیا اور بعد ازاں حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب قدس سرہ کی طرف سے بھی اجازت و خلافت عطا ہوئی۔ آج ان ہی اولیاء کرام کی نسبت، فیضانِ نظر، برکات اور دعواتِ صالحات کی بدولت ایک خلقِ کثیر آپ سے فیض یاب ہو رہی ہے اور آپ کے وجودِ مسعود سے راہِ خدا کے بھولے بھٹکے مسافر راہ یاب ہو رہے ہیں۔ (۳۸)

سیرت و کردار

مفتی تقی عثمانی صاحب اوصافِ حمیدہ سے متصف ہیں۔ ذیل میں مفتی تقی عثمانی صاحب کی سیرت و کردار کے چند نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مذہبی تعصب سے بالاتر

مولانا تقی عثمانی صاحب کی سیرت و کردار کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ مذہبی تعصب سے پاک ایک علمی شخصیت ہیں۔ صحیح مسلم کی شرح تکملہ فتح الملہم موصوف کے مذہبی تعصب سے بالاتر ہونے کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے اس میں احادیث کی شرح اور مختلف فقہی مسائل بیان کرتے ہوئے مسلکِ حنفی کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہبِ ثلاثہ کے دلائل عقلیہ و عقلیہ بھی نقل کیے ہیں اور جہاں کہیں فقہ حنفی کے دلائل میں کوئی سقم اور کمزوری پائی گئی ہے، وہاں موصوف نے اس کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ جیسا کہ وہ تکملہ فتح الملہم کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

ذکرت دلائل کل فقیہ من الکتاب والسنة، و تکلت علیہما متنا و اسنادا، بضبط لیسجل تناوله لطالبین، ثم آتیت بالدلائل للمذہب الرابع ساکاً مسلک الانصاف مجتنباً عن التكلف والتعسف فی الاختصار لمذہب مخصوص۔ (۳۹)

میں نے ہر فقیہ کے دلائل قرآن و سنت سے ذکر کیے ہیں اور ان پر متن و سند کے اعتبار سے ایسے طریق سے کلام کیا ہے، جس کا حصول طالب علموں کے لئے آسان ہو۔ پھر میں انصاف کے راستے پر چلتے ہوئے اور کسی خاص مذہب کی حمایت کرنے میں تکلف و تعسف سے اجتناب کرتے ہوئے رائج مذہب کے دلائل لایا ہوں۔

یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ مفتی تقی عثمانی صاحب کے مذہبی تعصب سے بالاتر ہونے میں ان کے والد مفتی محمد شفیع صاحب کی تربیت کا اثر تھا، جیسا کہ مفتی اعظم طلباء سے کہا کرتے تھے:

لابأس بأن تكونوا حنفیة فی مذہبکم الفقہی، ولكن ایاکم وأن تکلفوا بجعل الحدیث النبوی حنفیاً (۴۰)

اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم فقہی مذہب میں حنفی بن جاؤ لیکن تم اس سے پرہیز کرو کہ تم حدیث نبوی کو حنفی بنادو۔

ذہانت و فطانت

اللہ تعالیٰ نے مولانا تقی عثمانی صاحب کو غیر معمولی ذہنی قوت و استعداد سے نوازا ہے۔ آپ حد درجہ ذہانت و فطانت کے حامل انسان ہیں۔ عبدالفتاح ابو غدہ نے مکملہ فتح الملہم پر اپنی تقریظ کے اخیر میں موصوف کو ذہین قرار دیتے ہوئے بیان کیا ہے:

فجزی اللہ تعالیٰ مؤلفہ الآخر الشیخ العلامة اللوزعی، الحدیث الفقیہ الالعی القاضی محمد تقی العثماني عن العلم وأہلہ خیرا۔ (۴۱)

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف بھائی شیخ علامہ بڑے ذہین، بڑے روشن محدث و فقیہ قاضی محمد تقی عثمانی کو علم اور علم والوں کی طرف سے بڑی جزا دے۔

دارالعلوم کراچی کے استاذ الحدیث مولانا رشید اشرف صاحب نے اپنے مقالہ حضرت کے معروف تلامذہ میں آپ کی اس صفت کا اظہاریوں فرمایا ہے:

آپ حضرت مفتی صاحب کے سب سے چھوٹے مایہ ناز فرزند اور ان کے علوم کے امین ہیں۔ غیر معمولی ذہانت و فطانت کے مالک ہیں۔ (۴۲)

اصلاح اور تربیت کا جذبہ

اللہ تعالیٰ نے مفتی تقی عثمانی صاحب کی فطرت میں اصلاح و تربیت کا جذبہ بھی ودیعت فرمایا ہے۔ آپ کی متعدد کتب مثلاً اصلاحی خطبات، اصلاحی مجالس، اصلاح معاشرہ، حقوق العباد اور معاملات اور تربیتی بیانات وغیرہ اس بات کا

منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ نے اپنی کتب و مضامین میں فرد سے لے کر معاشرہ کی اصلاح کا ایک لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ پرسکون گھرانہ کے مرتب محمد طلحہ نظامی اسی سیاق میں یوں رقمطراز ہیں:

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی ذات گرامی عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ تصنیف و تحقیق اور جدید مسائل کے حل کی مہارت کے علاوہ اللہ رب العزت نے عوام و خواص کی اصلاح و تربیت کا ملکہ بھی ان کی زبان میں ودیعت رکھا ہے۔ (۴۳)

محمد عدنان مرزا نے مفتی تقی عثمانی صاحب کی سیرت و کردار کے اس پہلو کا اعتراف یوں کیا ہے:

شیخ الاسلام، مفسر قرآن، شیخ الحدیث، عظیم محدث، فقیہ العصر، مرشد کامل حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے گونا گوں خصوصیات سے نوازا ہے۔ تصنیف و اصلاح کی خصوصی توفیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو اصلاح معاشرہ کی جد و جہد کا جذبہ صادقہ بھی عطا فرمایا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ حضرت مدظلہم کے مواعظ و خطبات کو مسلمانوں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔۔۔

حضرت مدظلہ، کے مواعظ رشد و ہدایت کے ان پہلوؤں پر مشتمل ہوتے ہیں، جن کی طرف اکثر عوام و خواص کی نگاہ نہیں جاتی۔ الاما شاء اللہ۔ حضرت اپنے بیانات میں ایسی ایسی باتوں کی اصلاح فرماتے ہیں، جہاں بعض اوقات اس کی اہمیت اور ضرورت کا احساس بھی نہیں ہوتا، کہ زندگی کے اس پہلو میں بھی کوئی کوتاہی ہو رہی ہے اور یہاں اصلاح عمل کی از روئے قرآن و حدیث خاص تاکید ہے۔ (۴۴)

عاجزی و انکساری کا پیکر

مولانا تقی عثمانی صاحب عاجزی و انکساری کا پیکر ہیں۔ محمد اکبر شاہ بخاری اس ضمن میں یوں رقمطراز ہیں:

آپ اپنے اخلاق عالیہ، سادہ مزاجی، زہد و تقویٰ اور تواضع میں اپنے اکابر و اسلام کا نمونہ ہیں۔ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی قدس سرہ کے ممتاز خلفاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے اور حضرت مولانا مسیح اللہ خان شروانی قدس سرہ کی طرف سے بھی آپ کو خلافت و اجازت حاصل ہے۔ آپ تمام اکابر علماء کے لئے محبوب شخصیت ہیں۔ (۴۵)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاد محمد زبیر حق نواز مفتی تقی عثمانی صاحب کی علم دوستی، سادگی اور تواضع کا اعتراف یوں کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و فضل اور تقویٰ و طہارت کے جس بلند مقام سے نوازا ہے، عصر حاضر میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ جدید و قدیم علوم میں مہارت نے جہاں آپ کو اکابر کے لئے قابلِ صدر شک شخصیت بنا دیا ہے، وہاں علم، تواضع اور سادگی کے حسین امتزاج نے آپ کو عوام کے لئے ہر دل عزیز اور پرکشش علمی و روحانی شخصیت بنا دیا ہے۔ (۴۶)

تکملہ فتح الملہم میں قال العبد الضعیف عفا اللہ عنہ (۴۷) اور فالذی یتظہر لہذا العبد الضعیف عفا اللہ عنہ (۴۸) جیسے الفاظ کا استعمال مفتی تقی عثمانی صاحب کی عاجزی و انکساری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

علمائے کرام کا ادب و احترام

مفتی تقی عثمانی صاحب نے تکملہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم متقدمین و متاخرین ائمہ کرام و علمائے اسلاف کے افادات کی روشنی میں لکھی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کے ہاں ائمہ اسلاف کا انتہائی ادب و احترام ہے، نیز آپ نے فخر و غرور کرتے ہوئے ائمہ اسلاف کے کلام سے اعراض نہیں کیا، جیسا کہ عبدالفتاح ابو غدہ رقمطراز ہیں:

وهذه ميزة عظيمة آن ألفا لشرح على ضوء افادات الأئمة والعلماء السالفين من المتقدمين والمتأخرين، مع عزو كل قول إلى قائله ومصدره بأمانة ودقة، فلم يكن المؤلف حفظه الله تعالى كبعض من يعرض عن كلام الأئمة اغترار بفهمه و علمه، أو ينأقشهم اللندلند، بل كان في غاية الأدب والتقدير للأئمة والعلماء السالفين۔ (۴۹)

شعر و سخن سے لگاؤ

آپ کو تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ شعر و شاعری سے بھی لگاؤ ہے۔ آپ اپنے جذبات کا اظہار اشعار کی صورت میں کرتے ہیں۔ آپ کی سیرت و کردار کے اس پہلو کے بارے میں دارالعلوم کراچی کے استاذ الحدیث مولانا رشید اشرف صاحب اپنے مقالہ حضرت کے معروف تلامذہ میں یوں رقمطراز ہیں:

تحریر و تقریر کا اچھا ملکہ رکھنے کے ساتھ بہترین ادیب اور شاعر بھی ہیں۔ (۵۰)

ترہیقی بیانات کے مرتب محمد عدنان مرزا نے اسی سیاق میں بیان کیا ہے:

حضرت کی جانب سے میدان شاعری میں اپنی تہی دامن کی اعتراف کے باوجود ان کی تحریر کردہ نظمیں، غزلیات، مناجات اور مرثی حضرت کے فن میں بصیرت، لطف مزاجی اور اک کہنہ مشق شاعر ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ استاد محترم اپنی شعری جولان گاہوں میں آسی تخلص استعمال کرتے ہیں۔

آسی یہ غنیمت ہیں، تیری عمر کے لمحے

وہ کام کراہ، تجھ کو جو کرنا ہے یہاں آج (۵۱)

موجودہ مناصب

مولانا تقی عثمانی صاحب درج ذیل مناصب پر فائز ہیں:

- 0 ممبر، انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی، جدہ
- 0 نائب رئیس، جامعہ دارالعلوم کراچی، ۱۹۹۷ء سے تاحال
- 0 شیخ الحدیث، جامعہ دارالعلوم کراچی، ۱۹۹۹ء سے تاحال
- 0 نگران، شعبہ تصنیف و تالیف و دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
- 0 مدیر اعلیٰ، ماہنامہ البلاغ کراچی، ۱۹۷۶ء سے تاحال
- 0 مدیر اعلیٰ، ماہنامہ البلاغ انٹرنیشنل انگریزی، ۱۹۸۹ء سے تاحال
- 0 چیئرمین، مرکز الاقتصاد الاسلامی، ۱۹۹۱ء سے تاحال
- 0 چیئرمین، انٹرنیشنل شریعہ سٹینڈرڈ کونسل، بحرین
- 0 ممبر، اسلامک فقہ اکیڈمی آف رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ سنٹرل بینک آف بحرین
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ ابو ظہبی اسلامک بینک، یو۔ اے۔ ای
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ میزبان بینک لمیٹڈ، کراچی
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ انٹرنیشنل اسلامک ریٹنگ ایجنسی، بحرین
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ پاک۔ کویت تکافل، کراچی
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ پاک۔ قطر تکافل، کراچی
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ جے ایس انویسٹ منٹس اسلامک فنڈز، کراچی
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ آف جے ایس پنشن سیونگس فنڈ
- 0 چیئرمین، شریعہ بورڈ عارف حبیب انویسٹمنٹس، پاکستان انٹرنیشنل اسلامک فنڈز، کراچی
- 0 ممبر، شریعہ بورڈ ارکلیٹا فنڈز، بحرین
- 0 ممبر، یونیٹائیڈ شریعہ بورڈ اسلامک ڈویلپمنٹ بینک، جدہ
- 0 ممبر، شریعہ بورڈ گائیڈنس فائن ٹیشیل گروپ، جدہ۔ (۵۲)

سابقہ مناصب

- 0 جج، شریعت ایپیلیٹ بینچ، سپریم کورٹ آف پاکستان، ۱۹۸۲ء تا ۲۰۰۲ء
- 0 جج، فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان، ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء

- o ممبر آف سنڈکیٹ کراچی یونیورسٹی، ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۸ء
- o ممبر، بورڈ آف گورنرز، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۹ء
- o ممبر، انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اکنامکس، ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۸ء
- o ممبر، اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان، ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۱ء
- o ممبر، کمیشن فار اسلامائزیشن آف اکنامی آف پاکستان
- o ممبر، اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کونسل
- o ممبر، بورڈ آف ٹرسٹیز انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۲ء تا ۲۰۰۷ء
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ سعودی امریکن بینک، جدہ
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ اسلامک ہاؤس آف بریٹین، UK, PLC
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ HSBC Amanah Finance، دبئی
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ رابرٹ فلیمنگ اوسس فنڈ
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ سٹی اسلامک انویسٹمنٹ بینک، بحرین
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ او جونیور اسلامک انڈیکس، نیویارک
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ دبئی، بینک دبئی
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ یورپین اسلام انویسٹمنٹ بینک، یو۔ کے
- o چیئرمین، شریعہ بورڈ بینک اسلامی، کراچی
- o ممبر، ہائیر شریعہ بورڈ البرکہ گروپ، جدہ
- o ممبر، شریعہ بورڈ فیصل بینک لمیٹڈ، پاکستان
- o ممبر، شریعہ ABC انویسٹمنٹ بینک، بحرین
- o ممبر، شریعہ بورڈ اسلامک یونٹ آف یونائیٹڈ بینک آف کویت، یو۔ کے اور یو۔ ایس۔ اے۔ (۵۳)

معاصرین و مشاہیر کی نگاہ میں

حافظ محمد اکبر شاہ بخاری مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے علمی مقام و مرتبہ کو یوں سراہتے ہیں:

آپ ایک بین الاقوامی مذہبی سکالر کی حیثیت سے ملک و بیرون ملک میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ موجودہ دور کے عظیم محقق، مدبر و مفسر، محدث و مفکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و فضل کے لحاظ سے پورے ملک کے علماء کی صف میں ایک بلند مقام پر فائز کیا ہے اور پوری ملت اسلامیہ آپ کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ (۵۴)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاد مولانا محمد زبیر حق نواز مفتی تقی عثمانی صاحب کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں: آپ تصوف اور دعوت و ارشاد میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ کے علوم و معارف کے ترجمان اور علم فقہ، تفسیر اور علوم القرآن میں اپنے عظیم اور جلیل القدر والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے جانشین اور علم حدیث میں محدث العصر علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی علمی روایات کے حامل اور امین ہیں۔۔۔ جدید مسائل میں آپ کی رائے کو عالم اسلام میں انتہائی مستند سمجھا جاتا ہے اور فقہی مجالس اور محاضرات میں آپ کی رائے کا نہ صرف پاک و ہند میں، بلکہ دنیائے عرب میں بھی خصوصی وزن محسوس کیا جاتا ہے۔ (۵۵)

جامعہ دارالعلوم کراچی کے مفتی مولانا محمود اشرف عثمانی نے مفتی تقی عثمانی صاحب کی علمی و دینی خدمات کا اعتراف یوں کیا ہے:

قابل قدر شخصیات میں سے ایک حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل خاص کی بدولت قرآن، حدیث، فقہ اور تصوف سمیت دین کے تمام شعبوں میں تحریری اور تقریری طور پر حیرت انگیز خدمات انجام دی ہیں۔

تفسیر معارف القرآن اردو کی تالیف میں ان کی شرکت، علوم القرآن، پھر تفسیر معارف القرآن انگریزی کی آٹھ جلدیں کسی مستند عالم دین کی طرف سے قرآن مجید کا مکمل انگریزی ترجمہ، مختصر انگریزی تفسیر (نوبل قرآن) اور اب قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور مختصر تفسیر قرآن کریم کی خدمت میں۔۔۔ صحیح مسلم کی عربی شرح چھ جلدوں میں، صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی مقبول عام مطبوعہ اردو تقاریر، حجیت حدیث اور دیگر تالیفات حدیث شریف کی خدمت کے طور پر۔۔۔ ہزار ہا فتاویٰ، بیسیوں فقہی رسائل اور متعدد تعداد میں اور مفتیان کرام کی تربیت، شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ میں ان کے اہم فیصلے فقہ اسلامی کی خدمت کے طور پر۔۔۔ اصلاحی مجالس و بیانات اور ارشاد و تربیت کی انفرادی و اجتماعی مجالس پر مبنی کئی سو تصوف آداب کے رسائل تصوف کے میدان میں ان کی مقبول محنت کے طور پر۔۔۔ ان کی دینی خدمت کے کچھ شاہد عدل میں۔۔۔ (۵۶)

ماہنامہ محاسن اسلام ملتان کے مدیر محمد اسحاق ملتان نے مفتی صاحب کے علمی مقام و مرتبہ کی بابت مولانا سحبان محمود کا بیان یوں نقل کیا ہے:

جب یہ میرے پاس پڑھنے کے لئے آئے تو بمشکل ان کی عمر گیارہ بارہ برس تھی، مگر اسی وقت سے ان پر ولایت کے آثار محسوس ہونے لگے اور رفتہ رفتہ ان کی صلاحیتوں میں ترقی و برکت ہوتی رہی۔ یہ مجھ سے استفادہ کرتے رہے اور میں ان سے استفادہ کرتا رہا۔۔۔ ایک دن حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے مجھ سے مجلس خاص میں مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کا ذکر آنے پر کہا کہ تم محمد تقی کو کیا سمجھتے ہو، یہ مجھ سے بھی اوپر ہیں۔ (۵۷)

محمد انور حسین مسائل جدیدہ کے حوالے سے مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی وسعت علمی یوں بیان کرتے ہیں:

جامعہ دارالعلوم کراچی میں صحیح بخاری کی مسند تدریس پر رونق آراء شخصیت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم علمی وسعت، فقیہانہ بصیرت، فہم دین اور شگفتہ طرز تفہیم میں اپنی مثال آپ ہیں۔ درس حدیث کے طلبہ اس بحر بے کنار کی وسعتوں میں کھو جاتے ہیں اور بحث و نظر کے نئے نئے افق ان کی نگاہوں کو خیرہ کر دیتے ہیں خاص طور پر جب جدید تمدن کے پیدا کردہ مسائل سامنے آتے ہیں تو شرعی نصوص کی روشنی میں ان کا جائزہ، حضرت شیخ الاسلام کا وہ میدان بحث و نظر ہے، جس میں ان کا ثانی نظر نہیں آتا۔ (۵۸)

مولانا محمد قاری طیب قاسمی نے موصوف کو اپنے والد مفتی محمد شفیع کا جانشین یوں قرار دیا ہے:

مولانا محمد تقی عثمانی اس وقت حضرت مفتی اعظم کے صحیح جانشین علمی ہیں۔ (۵۹)

تصنیفات و تالیفات

مفتی تقی عثمانی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے گونا گوں خصوصیات سے نوازا ہے۔ ان میں سے ایک اہم خصوصیت آپ کی کاغذ اور قلم کے ساتھ گہری وابستگی ہے۔ جسٹس صاحب کی خدمات میں سے ایک نمایاں خدمت آپ کی گراں قدر تصانیف ہیں، جن کے ذریعے آپ نے انفرادی، اجتماعی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل کے اسلامی حل پیش کیے ہیں۔

دارالعلوم کراچی کے استاذ الحدیث مولانا رشید اشرف صاحب نے آپ کے طرز تحریر کو یوں سراہا ہے:

آپ کو تقریر کے ساتھ تحریر میں بھی زبردست ملکہ حاصل ہے۔ اکثر دورِ حاضر کے ان جدید مسائل پر لکھتے ہیں، جن پر بہت کم لکھا گیا ہے۔ آپ کی تحریریں انتہائی سادہ، شگفتہ اور قدیم و جدید طرز تحریر کا حسین امتزاج ہیں۔ (۶۰)

محمد عدنان مرزا آپ کی تصانیف کی اہمیت کی بابت یوں رقمطراز ہیں:

حضرت استاذ محترم کی جہاں دوسری خدمات مسلم ہیں، وہاں آپ کی حیات طیبہ میں تصنیفات و تالیفات کا بھی ایک درخشندہ زندہ جاوید باب ہے۔ آپ کی تحریر پر مغز، مدلل اور ایسی عام فہم اور سلیس ہوتی ہے کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں تک اترتی چلی جاتی ہے۔۔۔ اللہ پاک نے حضرت کے وقت میں ایسی برکت اور قلم میں وہ روانی رکھی ہے جس سے اسلاف کے کارناموں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ (۶۱)

ذیل میں مفتی تقی عثمانی صاحب کی اہم تصانیف ذکر کی جا رہی ہیں۔ تعارف میں کتب کی بلحاظ حروف تہجی ترتیب پیش نظر رکھی گئی ہے اور اخیر میں انگریزی زبان میں لکھی جانے والی کتب ذکر کی گئی ہیں۔

کتب تفسیر و علوم قرآن

o	آسان ترجمہ قرآن	o	علوم القرآن
o	Maarif-ul-Quran		
o	The Meaning of the Noble Quran with Explanatory Notes		
o	The Wealth of Quran		

کتب حدیث و علوم حدیث

o	انعام الباری	o	درس ترمذی
o	تقریر ترمذی حصہ معاملات	o	تکملہ فتح الملہم
o	حضور ﷺ نے فرمایا	o	خطوط مبارکہ
o	قتل اور خانہ جنگی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات		
o	The Authority of Sunnah		

کتب فقہ و فتاویٰ

o	احکام اعتکاف	o	احکام الذبائح
o	اصول الافتاء و آدابہ	o	بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ
o	تاریخ فقہ اسلامی	o	تقلید کی شرعی حیثیت
o	ضبط ولادت عقلی اور شرعی حیثیت سے	o	فتاویٰ عثمانی
o	ماہِ رجب - چند غلط فہمیوں کا ازالہ	o	مقالات العثماني

o منہجیۃ الاجتہاد فی العصر الحاضر o نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے

o ہمارے عائلی مسائل o Contemporary Fatawa

تقابلِ ادیان سے متعلق کتب

o بائبل سے قرآن تک o بائبل کیا ہے؟

o عیسائیت کیا ہے؟ o قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف

کتبِ معاشیات

o اسلام اور جدید معیشت و تجارت o اسلامی بینکاری۔ تاریخ و پس منظر اور غلط فہمیوں کا ازالہ

o اسلام اور جدید معاشی مسائل o غیر سودی بینکاری

o فقہ البیوع o کاغذی نوٹ اور کرنسی کا حکم

o مسئلہ سود o ملکیت زمین اور اس کی تحدید

o ہمارا معاشی نظام o An Introduction to Islamic Finance

o Causes and Remedies of the Present Financial Crisis from Islamic

Perspective

o The Historic Judgment on Interest

کتبِ سیاسیات

o اسلام اور سیاستِ حاضرہ o اسلام اور سیاسی نظریات

o حدود و قوانین۔ موجودہ بحث اور آئندہ لائحہ عمل o حکیم الامت کے سیاسی افکار

o حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور تاریخی حقائق o عدالتی فیصلے

o نفاذ شریعت اور اُس کے مسائل

تزکیہ نفس اور اصلاحِ معاشرہ سے متعلق کتب

o اپنے گھروں کو بچائیے o اصلاحِ معاشرہ

o اصلاحی خطبات o آسان نیکیاں

o پرسکون گھرانہ o پر نور دعائیں

o	تربیتی بیانات	o	ذکر و فکر
o	حقوق العباد اور معاملات	o	خاندانی اختلافات کے اسباب اور ان کا حل
o	فرد کی اصلاح	o	موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں
o	نشری تقریریں	o	The Language of the Friday Khutba

کتب سوانح

o	اکابر دیوبند کیا تھے؟	o	ماثر حضرت عارفی
o	البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب	o	میرے والد - میرے شیخ
o	البلاغ بیاد عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی		
o	نقوش رفتگاں		

سفر نامے

o	جہان دیدہ	o	دنیا میرے آگے
o	سفر در سفر	o	البانیہ میں چند دن
o	اندلس میں چند روز		

متفرق کتب

o	اسلام اور جدت پسندی	o	تبصرے
o	تراشے	o	ہمارا تعلیمی نظام

مذکورہ باقاعدہ تصانیف و تالیفات کے علاوہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے بعض کتب و جرائد مثلاً احکام القرآن، الکفر المتواری فی معادن الداری و صحیح البخاری، تکملہ معارف السنن، الکشف عن حقائق السنن، المحیط البرہانی، شرح الزیادات، رد المختار، الامام محمد قاسم النافوتی، الانتباہات المفیدہ لحل الشبہات الجدیدہ، مکانة المرأة فی القرآن الکریم والسنة الصحیحة، المرأة بین شریعة الاسلام والحضارة الغربیة، واقع المرأة الحضاری فی ظل الاسلام، Status of Women in Islam، المرأة منذ النشأة بین التکریم والتکثریم، مجلة البلاغ العربی اور مجلة الاشراف کے مقدمہ جات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (۶۲)

حوالہ جات

- (1) لقمان حکیم، لمحات من حياة القاضي محمد تقی عثمانی، مکتبہ الحکمة کراچی، ۱۴۲۰ھ، ص: ۶؛ بخاری، اکبر شاہ، حافظ، محمد، اکابر علمائے دیوبند، ادارہ اسلامیات لاہور، ۱۴۱۹ھ، ص: ۵۵۱؛ البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ۱۴۲۶ھ، ۱/ ۸۷۳؛ سعد صدیقی، محمد، ڈاکٹر، علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت، شعبہ تحقیق، قائد اعظم لاہوری، باغ جناح، لاہور، ص: ۴۰۰
- (2) محمد عدنان مرزا، تربیتی بیانات، مکتبہ الایمان، کراچی، س۔ن۔ص: ۵
- (3) البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، ۱/ ۷۹، ۱۰۲
- (4) البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، ۱/ ۸۱، ۲/ ۸۷۳
- (5) تربیتی بیانات، ص: ۵
- (6) البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، ۱/ ۸۰؛ مفتی محمد شفیع، میرے والد ماجد، ادارۃ المعارف، کراچی، ۱۴۲۶ھ، ص: ۱۲
- (7) ماخوذ از البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، ۱/ ۸۲-۸۶
- (8) البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، ۱/ ۸۷
- (9) تفصیلات کے لئے دیکھئے، البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، ۱/ ۹۱، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۵۱، ۲۱۷-۲۱۹؛ اکابر علمائے دیوبند، ص: ۲۰۸-۲۱۲
- (10) نقوش رفتگاں، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ۱۴۳۵ھ، ص: ۲۰۰-۲۰۱
- (11) المرجع السابق، ص: ۸
- (12) آپ ۱۳۴۴ھ میں دیوبند میں پیدا ہوئے۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے ان کا نام محمد زکی تجویز فرمایا اور تاریخی نام سعید اختر تھا۔ ذہانت و ذکاوت اور حاضر جوابی سے مالا مال تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی اور فارسی و ریاضی کی تکمیل کے بعد درس نظامی شروع کیا۔ وسعت مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ دین و مذہب، شعر و ادب اور تاریخ و سیاست کا کوئی موضوع ایسا نہ تھا، جو ان کے مطالعہ کی حدود سے خارج ہو۔ آپ نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی خدمت و صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ شعر و سخن کا بچپن ہی سے شوق تھا۔ ۱۹۳۵ء سے باقاعدہ شعر کہنے لگے۔ کینی ان کا تخلص تھا۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۰ء کے جہاد پاکستان کے موقع پر انہوں نے ولولہ انگیز نظمیں کہیں۔ وفات سے چند سال قبل انہوں نے اپنی شاعری کو نعت کے لئے خاص کر لیا۔ ۱۳۹۵ھ میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ ماخوذ از نقوش رفتگاں، ص: ۴۲-۵۲؛ البلاغ بیاد فقیہ ملت حضرت محمد شفیع، ۲/ ۹۳-۹۴؛ لمحات من حیاة القاضي محمد تقی عثمانی، ص: ۱۶

(13) مولانا محمد رضی عثمانی ۱۳۵۰ھ میں دیوبند میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔ قرآن کریم اور ابتدائی اردو دینیات کے علاوہ فارسی اور ریاضی کی معیاری کتب ادارہ ہذا ہی سے پڑھیں۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد کراچی تشریف لے آئے۔ اپنے والد کی تجویز پر انہوں نے دارالاشاعت کے نام سے تجارتی کتب خانہ قائم کیا۔ جواب تک قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عبادت کا ذوق عطا فرمایا تھا۔ رمضان کی تمام راتیں عبادت میں گزارتے تھے۔ ۱۴۱۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔ نقوش رنگاں، ص ۴۰۳-۴۰۶، لمحات من حیات القاضی محمد تقی عثمانی، ص: ۱۶؛ البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/۹۴۱

(14) آپ ۱۹۳۵ء میں دیوبند میں ضلع بہار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کا تجویز فرمودہ ہے۔ ابتدائی تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند کے شعبہ قرآن مجید میں داخلہ لیا۔ حافظ محمد کامل سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا، انہی سے اکیسواں پارہ حفظ کر رہے تھے کہ والد محترم مفتی محمد شفیع کے ساتھ پاکستان آ گئے۔ بعد ازاں قاری و قاء اللہ پانی پتی مدرس جامع جبک آباد لائسنز کراچی سے تکمیل کی۔ فارسی کی چند ابتدائی کتب حافظ نور احمد اور مفتی اعظم سے پڑھیں۔ ۱۹۵۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۰ء میں جامعہ پنجاب سے انٹر (انگریزی) اور ۱۹۶۳ء میں بی۔ اے کیا۔ ۱۹۶۰ء میں ریڈیو پاکستان کی دعوت پر مذہبی نشریات کے شعبہ کے انچارج کی حیثیت سے ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۶۶ء میں کراچی یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۸ء تک ریڈیو پاکستان سے منسلک رہے۔ مختلف موضوعات پر ایک سو پچاس کے قریب آپ کی تقاریر نشر ہوئیں۔ ۱۹۶۸ء کے اواخر میں قائد ملت کالج میں بحیثیت لیکچرار اسلامک سٹڈیز آپ کا تقرر ہوا۔ ۱۹۷۰ء تک تدریس کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں گرانمر سکول کراچی میں اردو اور اسلامیات کے لیکچرار کی حیثیت سے تدریسی فرائض انجام دیئے۔ آپ نے قرآن مجید کے عنوانات کا ایک انڈیکس تیار کیا۔ بی۔ ایڈ اسلامیات کا نصاب تحریر کیا۔ قادیانیت عدالت میں اور علمائے وزعماء اسلام (انگریزی ترجمہ) آپ کی نمایاں تصانیف ہیں۔ ماخوذ از، البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/۹۴۳-۹۴۲

(15) آپ ۱۳۵۵ھ میں دیوبند میں پیدا ہوئے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے ان کا نام محمد رفیع تجویز کیا۔ آپ نے دارالعلوم کراچی میں درس نظامی کی تکمیل کی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ کو مفتی اعظم سے موطا امام مالک، شمائل ترمذی، در مختار، اور شرح عقود رسم المفتی جیسی کتب پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے اپنے والد سے فتاویٰ نویسی کی مشق بھی کی اور ان کی زیر نگرانی ہزار سے زائد فتاویٰ تحریر فرمائے۔ مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا اکبر علی سہارنپوری، مولانا سحبان محمود اور مولانا شمس الحق کا شمار آپ کے نمایاں شیوخ میں ہوتا ہے۔ آپ نے دارالعلوم کراچی میں تدریسی فرائض بھی سرانجام دیئے۔ ۱۳۹۵ھ میں آپ ادارہ ہذا کے نائب صدر مقرر کئے گئے۔ آپ نے عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب کی بیعت کی۔ علامات

قیامت اور نزول مسیح، احکام زکوٰۃ، پرائیویٹ فنڈ پر سود اور زکوٰۃ کے مسائل، حاشیہ شرح عقود رسم المفتی، حاشیہ تسهیل الوصول، سوشلزم کا منفرد پس منظر، رفیق حج، فقہ، فتاویٰ اور تصوف، فقہ میں اجماع کا مقام، اسلامی قانون میں طبی رپورٹ کی عدالتی حیثیت اور کتابت حدیث عہد رسالت اور عہد صحابہ میں آپ کی چند نمایاں تصانیف ہیں۔ لمحات من حیاة القاضي محمد تقی عثمانی، ص: ۲-۱۸؛ اکابر علمائے دیوبند، ص: ۵۴۰-۵۴۳؛ البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/ ۸۷۱-۸۷۳

(16) البلاغ، ۲/ ۹۳۷

(17) شرعی ایڈوائزرز، میزبان بینک؛ استاد، دارالعلوم کراچی

(18) استاد، دارالعلوم کراچی؛ ممبر دارالافتاء، دارالعلوم کراچی؛ ممبر، JS اسلامک فنڈز

(19) یہ تمام معلومات تقی صاحب کے داماد عبداللہ نجیب صاحب سے ۱۵-۱۲-۱۴ کی شام سات بجے بذریعہ ٹیلی فون حاصل کی گئی ہیں۔

(20) تربیتی بیانات، ص: ۵

(21) عرض مرتب، انعام الباری، مکتبۃ الحراء، کراچی، س۔ن، ۱/ ۲۷

(22) حقوق العباد اور معاملات، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، ۱۴۳۳ھ، ۱/ ۵

(23) محمد عدنان مرزا، تربیتی بیانات، ص: ۸

(24) لمحات من حیاة القاضي محمد تقی عثمانی، ص: ۱۹

(25) لمحات من حیاة القاضي محمد تقی عثمانی، ص: ۲۰؛ البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/ ۸۷۳؛ تربیتی بیانات، ص: ۶

(26) لمحات من حیاة القاضي محمد تقی عثمانی، ص: ۲۱؛ اکابر علمائے دیوبند، ص: ۵۵۱؛ البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/ ۸۷۳؛ تربیتی بیانات، ص: ۶

(27) تقی صاحب کو اپنے والد سے موطا امام مالک، شمائل ترمذی، در مختار اور شرح عقود رسم المفتی پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، نیز دورہ حدیث سے فراغت کے بعد فتاویٰ نویسی کی مشق بھی آپ نے مفتی اعظم ہی سے کی اور ان کے زیر نگرانی سیکلزوں فتاویٰ تحریر فرمائے۔ البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/ ۸۷۳؛ تربیتی بیانات، ص: ۶

(28) آپ دارالعلوم کراچی کے نمایاں اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ نے ادارہ ہذا میں ۱۳۷۶ھ سے ۱۳۸۳ھ تک بطور شیخ الحدیث تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ لمحات من حیاة القاضي محمد تقی عثمانی، ص: ۲۵۔ تقی صاحب نے مفتی رشید احمد صاحب سے ملا حسن، التصريح، السراجی، تسهیل المیراث، خلاصۃ الحساب کے منتخب ابواب پڑھے۔ ریاضی کے مختلف فارمولوں اور اقلیدس کی مشق کی۔ نقوش رفتگاں، ص: ۵۷۷-۵۷۸

- (29) آپ دارالعلوم کراچی کے مایہ ناز اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ نے تقریباً پچاس برس ادارہ ہذا میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ رحمت اللہ کیرانوی کی شہرہ آفاق کتاب اظہار الحق کا اردو ترجمہ تقی صاحب کے اسی شیخ نے کیا۔ جسٹس صاحب نے اصول فقہ اور تفسیر کی کتب التوضیح والتلویح اور تفسیر الجلالین انہی سے پڑھیں۔ موصوف نے ۱۳۹۷ھ میں وفات پائی۔ لمحات من حیاة القاضی محمد تقی عثمانی، ص: ۲۳۳-۲۴
- (30) تقی صاحب نے دارالعلوم کراچی میں درس نظامی کے دوسرے سال عربی کا معلم ان سے پڑھا۔ نقوش رفنگاں، ص: ۵۳۷
- (31) مفتی شفیع صاحب نے مسجد باب الاسلام میں مدرسہ امداد العلوم کے نام سے ایک چھوٹے سے مکتب کی بنیاد رکھی۔ تقی صاحب نے مدرسہ ہذا میں شیخ امیر الزمان کشمیری سے فارسی کی کچھ کتب پڑھیں۔ نقوش رفنگاں، ص: ۳۹۸؛ البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت مفتی محمد شفیع، ۲۱۲/۱
- (32) تقی صاحب نے شیخ ہذا سے فارسی کی کچھ کتب، مختصر القدوری کا ایک معتد بہ حصہ، مختصر المعانی، سلم العلوم اور دیوان متنبی جیسی کتب پڑھیں۔ نقوش رفنگاں، ص: ۳۹۸، ۶۲۶
- (33) دارالعلوم کراچی کے پہلے تعلیمی سال میں تقی صاحب نے مولانا بدیع الزمان کے پاس فارسی پڑھنی شروع کی۔ نقوش رفنگاں، ص: ۵۳۷
- (34) تقی صاحب نے دارالعلوم کراچی میں درس نظامی کے دوسرے سال عربی کے تمام اسباق انہی سے پڑھے۔ نقوش رفنگاں، ص: ۵۳۷
- (35) یہ تقی صاحب کے بہنوئی ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم (قرآن کی اور بعض اردو کتب) ان سے حاصل کی۔ نقوش رفنگاں، ص: ۲۹۸
- (36) لمحات من حیاة القاضی محمد تقی عثمانی، ص: ۲۳۳-۲۶؛ اکابر علمائے دیوبند، ص: ۵۵۱؛ تربیتی بیانات، ص: ۶
- (37) تربیتی بیانات، ص: ۷-۸
- (38) المرجع السابق، ص: ۹-۱۰
- (39) تکملہ فتح الملہم، مکتبہ دارالعلوم کراچی، الطبعة الاولى، ۱۴۲۲ھ، ۶/۱
- (40) المرجع السابق، ۱/۷
- (41) ایضاً
- (42) البلاغ، بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۸۷۳/۲
- (43) پرسکون گھرانہ، مکتبہ عثمانی، راولپنڈی، س۔ن۔، ص: ۴
- (44) تربیتی بیانات، ص: ۳

- (45) اکابر علمائے دیوبند، ص: ۵۵۲
- (46) فتاویٰ عثمانی، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ۱۴۳۳ھ، ۱/۳۶
- (47) تکملہ، ۱/۱۳، ۲/۳۶۶، ۳/۱۳، ۴/۲۴۴، ۵/۶۲۴، ۶/۳۸۸، ۷/۳۱، ۸/۳۸۸، ۹/۱۳، ۱۰/۱۳، ۱۱/۲، ۱۲/۲۴۴، ۱۳/۳، ۱۴/۲۴۴، ۱۵/۳۸۸، ۱۶/۱۳، ۱۷/۳۸۸، ۱۸/۳، ۱۹/۳، ۲۰/۳، ۲۱/۳، ۲۲/۳، ۲۳/۳، ۲۴/۳، ۲۵/۳، ۲۶/۳، ۲۷/۳، ۲۸/۳، ۲۹/۳، ۳۰/۳، ۳۱/۳، ۳۲/۳، ۳۳/۳، ۳۴/۳، ۳۵/۳، ۳۶/۳، ۳۷/۳، ۳۸/۳، ۳۹/۳، ۴۰/۳، ۴۱/۳، ۴۲/۳، ۴۳/۳، ۴۴/۳، ۴۵/۳، ۴۶/۳، ۴۷/۳، ۴۸/۳، ۴۹/۳، ۵۰/۳، ۵۱/۳، ۵۲/۳، ۵۳/۳، ۵۴/۳، ۵۵/۳، ۵۶/۳، ۵۷/۳، ۵۸/۳، ۵۹/۳، ۶۰/۳، ۶۱/۳، ۶۲/۳، ۶۳/۳، ۶۴/۳، ۶۵/۳، ۶۶/۳، ۶۷/۳، ۶۸/۳، ۶۹/۳، ۷۰/۳، ۷۱/۳، ۷۲/۳، ۷۳/۳، ۷۴/۳، ۷۵/۳، ۷۶/۳، ۷۷/۳، ۷۸/۳، ۷۹/۳، ۸۰/۳، ۸۱/۳، ۸۲/۳، ۸۳/۳، ۸۴/۳، ۸۵/۳، ۸۶/۳، ۸۷/۳، ۸۸/۳، ۸۹/۳، ۹۰/۳، ۹۱/۳، ۹۲/۳، ۹۳/۳، ۹۴/۳، ۹۵/۳، ۹۶/۳، ۹۷/۳، ۹۸/۳، ۹۹/۳، ۱۰۰/۳
- (48) تکملہ، ۱/۵۸۸، ۲/۲۰۷، ۳/۲۰۷، ۴/۲۰۷، ۵/۲۰۷، ۶/۲۰۷، ۷/۲۰۷، ۸/۲۰۷، ۹/۲۰۷، ۱۰/۲۰۷، ۱۱/۲۰۷، ۱۲/۲۰۷، ۱۳/۲۰۷، ۱۴/۲۰۷، ۱۵/۲۰۷، ۱۶/۲۰۷، ۱۷/۲۰۷، ۱۸/۲۰۷، ۱۹/۲۰۷، ۲۰/۲۰۷، ۲۱/۲۰۷، ۲۲/۲۰۷، ۲۳/۲۰۷، ۲۴/۲۰۷، ۲۵/۲۰۷، ۲۶/۲۰۷، ۲۷/۲۰۷، ۲۸/۲۰۷، ۲۹/۲۰۷، ۳۰/۲۰۷، ۳۱/۲۰۷، ۳۲/۲۰۷، ۳۳/۲۰۷، ۳۴/۲۰۷، ۳۵/۲۰۷، ۳۶/۲۰۷، ۳۷/۲۰۷، ۳۸/۲۰۷، ۳۹/۲۰۷، ۴۰/۲۰۷، ۴۱/۲۰۷، ۴۲/۲۰۷، ۴۳/۲۰۷، ۴۴/۲۰۷، ۴۵/۲۰۷، ۴۶/۲۰۷، ۴۷/۲۰۷، ۴۸/۲۰۷، ۴۹/۲۰۷، ۵۰/۲۰۷، ۵۱/۲۰۷، ۵۲/۲۰۷، ۵۳/۲۰۷، ۵۴/۲۰۷، ۵۵/۲۰۷، ۵۶/۲۰۷، ۵۷/۲۰۷، ۵۸/۲۰۷، ۵۹/۲۰۷، ۶۰/۲۰۷، ۶۱/۲۰۷، ۶۲/۲۰۷، ۶۳/۲۰۷، ۶۴/۲۰۷، ۶۵/۲۰۷، ۶۶/۲۰۷، ۶۷/۲۰۷، ۶۸/۲۰۷، ۶۹/۲۰۷، ۷۰/۲۰۷، ۷۱/۲۰۷، ۷۲/۲۰۷، ۷۳/۲۰۷، ۷۴/۲۰۷، ۷۵/۲۰۷، ۷۶/۲۰۷، ۷۷/۲۰۷، ۷۸/۲۰۷، ۷۹/۲۰۷، ۸۰/۲۰۷، ۸۱/۲۰۷، ۸۲/۲۰۷، ۸۳/۲۰۷، ۸۴/۲۰۷، ۸۵/۲۰۷، ۸۶/۲۰۷، ۸۷/۲۰۷، ۸۸/۲۰۷، ۸۹/۲۰۷، ۹۰/۲۰۷، ۹۱/۲۰۷، ۹۲/۲۰۷، ۹۳/۲۰۷، ۹۴/۲۰۷، ۹۵/۲۰۷، ۹۶/۲۰۷، ۹۷/۲۰۷، ۹۸/۲۰۷، ۹۹/۲۰۷، ۱۰۰/۲۰۷
- (49) مقدمہ تکملہ فتح اللمہ، ۱/۶
- (50) البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/۸۷۳
- (51) تربیتی بیانات، ص: ۱۰
- (52) البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/۸۷۳-۸۷۴؛ اکابر علمائے دیوبند، ص: ۵۵۲؛ مذکورہ بالا معلومات تقی صاحب کے سیکرٹری رفعت صاحب سے بذریعہ ای۔ میل حاصل کی گئی ہیں۔
- (53) تربیتی بیانات، ص: ۱۱-۱۲؛ مذکورہ بالا معلومات تقی صاحب کے سیکرٹری رفعت صاحب سے بذریعہ ای۔ میل حاصل کی گئی ہیں۔
- (54) اکابر علمائے دیوبند، ص: ۵۵۲
- (55) فتاویٰ عثمانی، ۱/۳۶
- (56) اسلام اور جدید معاشی مسائل، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۴۲۹ھ، ۱/۲۰
- (57) محمد اسحاق ملتانی (مرتب)، حقوق العباد اور معاملات، ادارہ تالیفات، اشرفیہ، ملتان، ۱۴۳۷ھ، ۱/۵
- (58) محمد انور حسین (مرتب)، انعام الباری، مکتبہ الخراء، کراچی، س۔ن، ۱/۲۷
- (59) اکابر علمائے دیوبند، ص: ۲۱۳
- (60) البلاغ بیاد فقیہ ملتہ حضرت محمد شفیع، ۲/۸۷۴
- (61) تربیتی بیانات، ص: ۱۰
- (62) ماخوذ از تقی عثمانی، مقالات عثمانی، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ۱۴۳۶ھ، ۲/۸۱۹-۹۰۰